منشور محمدی

منشورِ رسولان بمحتاج بخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشورِ محمد - توریت بلا تورینِ بنجمین تبجیل - گویان صفت و سیرت سرورِ محمد

نمبر ۶ | عدد مطبوعہ جمادی الاخر سنہ ۱۳۰۱ھ | بابت فطام ماہ سنہ ۱۸۸۴ع | جلد ۶

اشتہار ہر اخبار و شعر و اگر مضامین تو بدو بندرت عدد مطبوعہ جمادی قیمت سالانہ یکصد ۵ بذریعہ آدر بنام منیجر آنی چاہئے

بعنایت خطوط دی رفیلہ زکریوضا جنے

اب مین ایک محقق عالم مسیحی کا قول نقل کرتا ہون جس سے آپ کو بہت سے شکوک زایل ہو جائین گے بشرطیکہ آپ انصاف پسند ہون۔

سر ولیم میور صاحب سیرت محمدی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ع کے جلد اول صفحہ ۵ مین لکھتے ہین کہ محمد کی حیات مین قرآن کی حفاظت صرف ان متفرق تحریرون مین ہی منحصر نہین تھی یہی وحی الہی تمام مسلمانون کا نبی تھا ہر ایک جماعتِ عام مین قرآن کا پڑہنا ضروری تھا اور خلوت مین قرآن کی تلاوت اور ذکر باعثِ ثواب عظیم تھا یہ مضمون تمام روایاتِ قدیمہ مین متواتر المعنے ہی اور خود قرآن سے بہی پایا جاتا ہی اسی کے مطابق ہر ایک مسلمان اسکو کم و بیش حفظ کرتا تھا اور مسلمانون کی قدیم سلطنت مین جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑھ سکتا تھا اوسی اندازے کے موافق اوس کی قدر و منزلت ہوتی تھی اور عزت کے رسم سے اسکی زیادہ تائید ہوی وہ لوگ نظر کے توازن و تناسب اور فن کتابت کا سامان کافی اونکی پاس موجود تھا کہ خطوط کو لکھہ رکھتی اس لئے مدت سی وہ لوگ اسکے عادی ہو رہی تھی کہ اشعار و خطب کو اپنے دل کی زندہ تختیون پہ منقش کر سکتے تھی قوتِ حافظہ اونکی انتہا درجہ پر تھی اور اوسکو وہ لوگ قرآن کے باب مین بکمال ہنرمندی کام مین لاتے تھی اونکا حافظہ ایسا مضبوط اور اون کی محنت ایسی قوی تہی کہ حسبِ روایاتِ قدیمہ اکثر اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر کی حیات ہی مین بڑی محنت

کے ساتھ تمام وحی کو نپہ سکتے تھے (اور پہر اسی باب مین لکھتے ہین کہ) عرب کا حافظہ کیسا ہی دیرپا کیون نہو تا ہم ان تحریرونکو جو صرف یادہی سے لکھی جاتین ہم بے اعتبار سمجھ لیتے لیکن اس امر کے باور کرنے کی وجہ معقول ہی کہ بہت مجزا انقلین جنمین کل قرآن شامل تہا یا جو تقریبًا کل پر محتوی تہین مسلمانون نے پیغمبر کی حیات مین لکھ لی تہین ان لوگون کو لکھنے کی استعداد حاصل تہی تو صحیح نتیجہ نکل سکتا ہی کہ جو چیز ایسی حفاظت شدید سے یاد کیجاتی تہی وہ اسیطرح بکمال احتیاط لکھی بہی جاتی ہوگی (اور پہر اسی مقام پر مستقلا لکھا ہی کہ) ہمکو یہہ بہی معلوم ہی کہ جب کوئی قبیلہ مسلمان ہوتا تہا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تہی کہ اپنے اصحاب مین کسی ایک یا دو صحابی کو اونکے پاس بہیجدیتے تہے تاکہ اونکو قرآن اور ضروریات دین سکہلادین اور اکثر خبر ملتے ہی کہ وہ اپنے ساتہ مذہبی امور کے تعلیم کے لئے تحریرین لیجایا کرتے تہے پس لاجرم یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ لوگ قرآن کی ضروری سورتین بہی ہمراہ لیجایا کرتے ہون گے بالتخصیص وہ اجزائی قرآن جنپر مذہبی رسوم موقوف ہین اور نماز مین اکثر پڑہی جاتی ہین علاوہ ان تصریحات کے جو قرآن مین خود اسکے مکتوب ہونے پر پائی جاتی ہین ایک صحیح روایت مین جس مین عمر کے مسلمان ہونے کی کیفیت مروی ہی قرآن کی بیسوین سورت کی نقل کا تذکرہ ہی جو عمر بن الخطاب کی بہن کے گہر مین وہ نقل اونکی تعرف کے لئے ہی پہر اُس زمانہ کا ذکر ہی جو ہجرت سے تین یا چار برس پیشتر گذرا پس اگر اوس زمانہ مین قرآن کی نقلین لکہی جاتی تہین اور عام تہین درانحالیکہ مسلمان کم اور مظلوم تہے تو یقینی نتیجہ نکلتا ہی کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قوت ہوی اور یہہ کتاب اکثر ملک عرب کے لئے شریعت قرار پائی تو اوسوقت قرآن کی نسخے کثرت سے بڑہ گئے ہونگے (ایضاً صفحہ ۱۰۹) اور راڈویل صاحب سورۂ قیامہ و طٰہٰ کی بعض آیات سے استنباط کرکے لکہتے ہین کہ شروع ہی سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لکہی ہوی کتاب کے شتہر کرنے کا ارادہ کرلیا لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ کے حاشیہ پر لکہتے ہین کہ یہہ آیت اس امر پر متضمن ہی کہ لااقل قرآن کے اجزا کی نقلین عام کے استعمال مین موجود ہی اور جب عمرؓ ایمان لائے اور انہون نے اپنی بہن کے ہاتہ سے بیسوین سورہ کی نقل لینی چاہی تب اونکی بہن نے اسی آیت کا حوالہ دیا تہا۔

اور مسٹر ڈوزی ڈکین نے لکہا ہی کہ قرآن کی بہت سی نقلون سے وہی اعجاز کا سا خاصہ یگانگت اور عدم قابلیت تحریف کا متن ثابت ہوتا ہی (تاریخ روضۃ الکبری جلد ۶ باب ۵۰) اور پہر سر ولیم میور صاحب ممدوح سیرت مذکورہ کی جلد اول صفحہ ۲۷ مین لکہتے ہین کہ نہایت قوی گمان پر ہم اقرار کرتے ہین کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل محمد صلعم کا کہا ہوا ہی اور اسکے نتیجہ مین جیساکہ وان ہیمر نے کہا ہی یہ کہتے ہین کہ قرآن کو ہم بالیقین ایسا ہی محمد کا کلام تصور کرتے ہین جیساکہ مسلمان اوسکو کلام الٰہی

سمجھتے ہین اور پھر ایک جگہ لکھتے ہین اور خوب لکھا ہے کہ عثمان والا نسخہ ہم تک بلا تحریف چلا آیا ہے درحقیقت ایسی احتیاط سے اوسکی حفاظت ہوی ہے کہ قرآن کے بیشمار نسخون مین جو اسلام کی کثیر آبادی ممالک مین منتشر ہین بڑے اختلاف نہین ہین بلکہ یون کہنا چاہئے کہ بالکل اختلاف نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد ایک ہی صدی مین قتل عثمان کے وقت سے تنازع اور شدید مخالفتین ہونے سے مسلمانون مین پھوٹ پڑ گئی تھی تاہم ہمین ایک ہی قرآن ہمیشہ سے جاری رہا اور سب مین بالاتفاق ایک ہی قرآن کا استعمال مین رہنا اس بات کی ثبوت کی ایک لاجواب دلیل ہے کہ ہمارے پاس اب وہی کتاب ہے جو اس مظلوم خلیفہ کے حکم سے لکھی گئی تھی غالبًا دنیا مین کوئی اور ایسی کتاب نہین ہی جو بارہ سو برس تک ایسی صحیح المتن رہی ہو انتھی۔ آنریبل سر ولیم میور صاحب وغیرہ کی تقریر سے نہایت واضح طور سے یہ باتین ثابت ہوئین **اوّل** یہ کہ ابتدا ہی مین عام جماعت کے روبرو قرآن مجید کا پڑھا جانا ضروری تھا **دوسرے** یہ کہ اہل عرب کی قوت حافظہ انتہا درجہ کی ہے **تیسرے** یہ کہ ہر ایک مسلمان قرآن شریف کو یاد کرتا تھا **چوتھے** یہ کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیت کی حالت حیات مین اکثر اصحاب کو تمام قرآن شریف یاد تھا۔

پانچوین یہ کہ بہت سی نقلین قرآن شریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت حیات مین لکھ گئی تھین **چھٹے** یہ کہ انریبل صاحب موصوف اور وان ہیمر صاحب نے نہایت تفحص اور تفتیش سے اقرار کیا کہ ہر ایک فقرہ قرآن کا صحیح اور بلا تبدیل آنحضرت کا کہا ہوا ہے ان سب باتون پر بنظر انصاف غور کرنے سے آپ کے تمام شکوک درہم و برہم ہو جاتے ہین خدا آپکو چشم انصاف مین عنایت کرے آمین۔ الغرض قرآن شریف کی حفظ اور کتابت دونون کا ایسا کامل اہتمام رہا جسکی وجہ سے اہل اسلام تمام مذاہب پر فخر کر سکتے ہین کوئی مذہب والا اپنی کتاب کی صحت کا ایسا اہتمام ثابت نہین کر سکتا ذرا آپ ہی بیان فرمائیے کہ آپ کی انجیل حضرت مسیح کے کتنے دنون بعد لکھی گئی اور کس نے لکھی اور کس نے لکھوائی بقول آپ کے کہ حواری امی تھے تو لامحالہ کسی اور سے لکھوائی ہوگی تو اوسکا نام ارشاد ہو کہ وہ کون کون لوگ تھے اور کسکے سامنے لکھوائی گئی وہ لکھنے والے خود بھی گواہی دیتے ہین یا نہین اور بالفرض اگر حواریون نے لکھا تو اسکا کیا ثبوت ہے اور پہلے پہل انجیلین لکھکر کسکو دین اور کس مقام پر بھیجین۔ یہان تو نہ کتابت کا پتہ ہے نہ یادکا اگر کوئی حافظ بیبل آپکے یہان ہے تو نشان دیجئے خصوصًا ایسا حافظ جسنے خود حواریون سے

لہ بخلاف انجیل کے کہ ہمیشہ مختلف فرقون مین مختلف انجیلین جاری رہین ۱۲۔

یاد کیا ہو اگر آپ نے محض سچائی اور تحقیق سے دین
عیسوی کو مانا ہے تو آپنے ان سب سوالات کو پہلے
سے حل کر لیا ہوگا۔ مگر ماہرین تاریخ کلیسیا خوب
جانتے ہین کہ ان سوالون کا حل غیر ممکن ہے
کسی طالب تحقیق کو انجیل کی سند کیطرف ہرگز توجہ نہین
نہین ہوسکتی اگر آپکو حقانیت کا دعوی ہی تو ہمارے
سوالون کا جواب آپ ضرور تحریر فرمائین گے
۲۔ کیا ثبوت ہی کہ جو آیات محمد صاحب نازل ہوئین
اونہین جبرئیل فرشتہ لایا کس نے فرشتہ کو دیکھا
کیونکر یہ شبہ رفع ہو کہ وہ آیات خود محمد صاحب کی
ایجاد نہین۔

جواب

یہ تو آپنے خوب فرمایا بھلا یہ فرمائے کہ یوسف
نجار سے فرشتہ نے آنکر کہا کہ مریم روح القدس
سے حاملہ ہے تو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ فرشتہ تہا
اسکا کیا ثبوت ہے اور کسنے اوس فرشتہ کو دیکھا تہا
اور یوسف کے اس خواب بیان کرنے پر جو شبہ مخالفین
کو ہوسکتا ہی اوسکو مین قلم سے بیان نہین کرسکتا
آپ خود غور فرمالین اور لوقا کے باب ۱ مین ہے
کہ مریم کے پاس جبرئیل فرشتہ حضرت مسیح کی بشارت
دینے آیا تہا اب فرمائے اسکا کیا ثبوت ہی کہ جسنے وہ بشارت
دی وہ جبرئیل فرشتہ کس نے اوسکو دیکھا اور کیونکر
بی بی مریم کے قول پر اعتبار کیا جائے حالانکہ انجیل سے اونکا
ایمان لانا بھی ثابت نہین ہوتا (مرقس ۳ باب ۳۱-۳۵)

۱؎ افسوس اسوقت تک نہین ہی ایک بات کا بھی جواب ملا مگر عوام
مین بہکانے کو بیان بدستور ہین سبحان اللہ کیا اظہار حقانیت ہی

اور مین اوس شبہ کو اپنے قلم سے نہین لکھہ سکتا جو انکر
اس جواب بیان کرنے پر مخالفین کرتے ہین غرض کہ ہی
طرح سیکڑون مقام بیبل مین ہین جنکا ثبوت مین
آپ سے دریافت کرسکتا ہون مگر طولِ سے کیا فائدہ
ہے۔ پھر بھی اسکا کیا ثبوت ہی کہ حواریون نے کل انجیل"
روح القدس کے ذریعہ سے لکھی اور جب وہ لکھنے بیٹھتے
تھے تو جناب روح القدس آکر وہان موجود ہوتے
تھے کس نے اونکو دیکھا ہی کیونکر یہ شبہ رفع ہو کہ
اونہون نے بغیر الہام سو رخانہ طور پر انجیل کو لکھا جسمین
صحت اور غلطی کا احتمال ہے خصوصا امی لوگون سے
غلطی کا زیادہ احتمال ہوتا ہی۔ آپ کا یہ بھی عقیدہ ہے
کہ نبی کی ہر تحریر الہامی نہین ہوتی پھر اسکا کیا ثبوت
ہے کہ بیبل مین جسقدر تحریر ہے وہ سب الہامی ہی غرضکہ
ان باتون کا ثبوت آپکی ذمہ ہی پھر کیا ممکن ہے کہ
آپ ان سوالون کا جواب دیسکتے ہین ہرگز نہین
ہرگز نہین ناظرین کو بہت جلد میرے قول کی
تصدیق ہوجائیگی اور مجھ سے جو آپ نے ثبوت
مانگا ہے اوسکا جواب یہ ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلعم
خدا کے رسول تھے اور ہمارے نزدیک کل خدا کے
رسول معصوم ہین جھوٹ وغیرہ اونمین سرزد نہین
ہوتے لہذا جب آنحضرت نے بیان کیا کہ قرآن شریف
خدا تعالی نے بواسطہ جبرئیل مجھے الہام کیا تو اوسکی
تصدیق ضرور ہوگی باقی رہا آپ کی نبوت کا ثبوت
یہ ایک دوسری بحث ہی جب آپکا پہلا سوال ختم ہوجائیگا
اوسوقت یہ بحث چھیڑی جائیگی اس بحث مین یہ

سوال ہی آپکا بے موقعہ ہے۔

ہم کیا ثبوت ہی کہ جب ابوبکرؓ نے آیاتِ قرآنی جمع کیا تو سب وہ آیات بعینہ ویسی ہی پائی گئین کیا ثبوت ہے کہ کوئی پتا نہ بہٹا اور کوئی اینٹ نہ کھسی سب ایسے قایم رہے گیا ثبوت ہے کہ اونکے حروف ویسے ہی قائم رہے۔ باقی برآیندہ ۱۲۵

قطعاتِ تاریخ رحلتِ جناب مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب محدث مرحوم خلفِ جناب شیخنا مخدومنا مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ از نتائجِ افکار جناب مولوی سید شاہ فخر الدین صاحب نقوی فخری دام لطفہ۔

گئے دنیا سے شیخ میرے آہ
جس سے فخری ہے مضطر و بے چین
ہاتفِ غیب نے کہا مجھکو
گئے جنت مین اب شریف حسین

ایضاً منہ

ازین دنیای دون بگذشت آخر
ہدایت بخشِ عالم مرشدِ ما
ششش فخری مرا با قلبِ آہی
سروشم۔ غاب بدر الہند گفتا

ہ ۱۳۱۴

اذا وسد الامر الی غیر اھلہا فانتظر الساعۃ

تحقیق وحدانیت ہر شئے کے لئے لازم یعنے نیا پیدا ہونا ہر چیز کے لئے ضرور ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی اوان حدوث و ابتدا سے زمانہ مین نہایت ہی خوبصورت و ٹھیک و درست و سیدھی سادھی ہوتی ہے اور جون جون اوس پر زمانہ گذرتا جاتا ہے اوس مین میل و کدورت جمتی جاتی ہی یہان تک کہ ہوتے ہوتے وہ چیز ایسی ہو جاتی ہے کہ اوسکی ابتدائے حالت سے اگر مقابلہ کرو تو ایک دوسری ہی معلوم ہوتی ہے پھر اگر کچھ لوگ اوسکے لئے ایسے متعین و مقرر ہوتے ہین کہ ہمیشہ اوسکے گرد و غبار کو جھاڑا و میل و کدورت کو صاف کیا کرین تو خسروانہ ہوتے ہوتے وہ چیز بالکل ہی مٹ جاتی اور فقط اوسکے نام یا نشان کے سوا اور کچھ نہین باقی رہتا ہماری یہ غرض نہین کہ ہر شئی صاف و منقح کرنے سے ابد تک باقی رہتی ہی یا قدیم ہو جاتی ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے اوانِ طبعی و انتہائے مدت جیسے یا ضعفی تک اوسی پہلے آب و تاب سے باقی رہتی ہے آسمان و زمین کے بیچ مین غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین لوگون کے دو ہی بڑے مقاصد ہین اور انہین کے اصلاح و درستگی مین تمامی لوگ حیران و پریشان ہین۔ ایک معاد۔ دوسری معاش سب لوگ اس سے بخوبی واقف اور اس علم سے مطمئن ہین کہ فکر معاش بالکل حرکات لغو اور بیہودہ مثل حرکات اہل رعشہ کے ہے کہ اوس سے کچھ حاصل نہین ہوتا الا وہی کہ جو مقدور و مقرر ہے فی السماء رزقکم وما توعدون وما من دابۃ الا علی اللہ رزقہا سہ رزقِ تو بر تو زتو عاشق تر ست سہ فرود آیند یا بالا شتابند۔ ز جنبش در و بیرون نیابند

اور چونکہ یہ امر ظاہر و مسلم ہے کہ انسان فانی ہے
اس لئے یہ بھی پایۂ ثبوت کو پہونچا ہوا ہے کہ یہ فکر معاش
اور اسکا حصول بھی فانی و چند روزہ ہی لن تموت
حتی تستکمل رزقها پس اب اس سے ثابت ہوگیا
کہ دنیا مین بہت بڑا مسئلہ معاد کا ہے پس اب ہمنے
جو ذرا اس مسئلہ مین غور کیا تو واقعی یہ ایک ایسا بحر
ناپیدا کنار معلوم ہوا کہ جسکا احصار و احاطہ خارج از
طاقت بشری معلوم ہوا انسان کی یہ مجال نہین کہ
مسئلہ معاد کی ہر کیل کانٹون کو جانین اور اوسکے
گل و پیچ کو سمجھے اسکے سمجھانے کے دو قسم کے لوگ
دنیا مین بڑے مدعی ہین۔ ایک جماعہ حکما دوسرے
معاشر انبیا غور کر کے دیکھو تو دونونکا ایک ہی مرجع و
مآل ہے یعنے وہ بھی تہذیب نفوس کے تعلیم کرتے ہین
اور یہ بھی درستگی اخلاق کی تلقین فرماتے ہین
پھر ان دونون مین فرق ہے تو کیا فرق یہ ہے
کہ حکماء نے اثبات مسئلہ معاد کے لئے ایسی چیز کو
آلہ و ہادی بنایا جو بالکل ہی ناقص و ناکافی تھی یعنے
عقل مبین بہ سیئات اسکے وہ مسئلہ حقیقت اشیاء
مین پڑی اور ماری پڑی ابراہیم نبی اور نمرود
حکیم سے جب مسئلہ معاد مین مناظرہ ہوا تو وہی
ایک گلہ و ضربین و ناپنی عقل کا سپر لیکر بھاگتا
ہی نظر آیا اور اوسکے مقابل نے رایت فتح اس قدر
بلند کیا جو اتنک نیچا نہوا علی ہذا القیاس موسی نے
اور فرعون حکیم سے جب گفتگو ہوی تو مناظرہ
سے عاری ہوکر وہ دھینگا شیخی کرنیکو مستعد

ہوگیا علی ہذا القیاس عند المناظرہ ہر حکیم اپنی عقل لیکر
بھاگتا ہی نظر پڑا مگر چونکہ انبیاؤن نے ناقص کو
ہادی نہ ٹھہرایا اور نکمی چیز کو اپنا پیشوا نہ بنایا بلکہ
ایسے اصول کو اپنا دستور العمل ٹھہرایا جسکو ایک لازوال
کونسل نے درست کیا تھا اور اوسکا نام انہون نے شریعت
رکھا تھا اور اوس مین حقیقت اشیاء کی مسئلہ کے
طرف جاتی ہے اور عقل سے مدد لینے ہی سے انہون
نے روکا اور ایک ایسے وعدہ پر لوگون کو مایل کیا
جسپر تمامی نوع انسانی گرویدہ اور اونکی وعید سے
لرزان و ترسان ہوگئی سو یہی ہمیشہ یہی وعدہ دیتے
رہے کہ تمکو دودھ و شہد کی ندی ملیگی اور
میری مخالفت مین کال و مری مین پھنسوگے
عیسے بھی آسمانی بادشاہت اور ازلی قدیم کے
دانے بیٹھنے سے لوگون کو للچاتے رہے اور ایسی
جگہہ سے جہان گڑگڑانا اور دانت پیسنا ہوگا دھمکاتے
رہے اونکی بشر نے اونہین دونون کے اقوال کی ایسی
تصریح و تشریح کی کہ زمین کانپ گئی اور خوشی کے
مارے بہت سے جمادات بول اوٹھے اور اونکی بعد
اونکی ساری سچے جانشینون نے بھی یہی برتاؤ کیا اور
ہمیشہ اوس ازلی چیز یعنے مسئلہ معاد کو بتفصیل و تشریح
منقح کر کے بیان کرتے رہے ہوتے ہوتے جب
دنیا مین وہی لوگ رہگئے کہ جو اس منصب کے
لایق نتھے اور اونکو اسکی صاف و پھر چھی رہنے
کی یا بنی و بگڑنے کی بھی کچھ پرواہ نتھی بلکہ وہ دور
ہی چیزون کے طالب و خواہان تھے اس لئے اوس

مسئلہ مین وہی عقلی ونکی کدورات شامل ہونے
نہ پاتے ہوتے ہمارے اس زمانہ مین یہہ
رنگ بدلا کہ جو لوگ مصلحین ملت ومہذبین
شریعت اپنی کو قرار دیتے ہین اونکو ملت وشریعت
سے بجز اوسکے کہ وہ حامئ ملت کہی جائین یا
نامی ورسمی مسلمانون کے سرپنچ بہائی جانین اور
کچھ واسطہ نہین اسلئے ان لوگون نے اپنے حوصلہ
اور خیال کے موافق شریعت کی یہہ حمایت کی کہ لوگون
مین جو جوش شرعی یا سرگرمئ دینی ہی وہ نہ باقی
رہی اور لوگ ہر لمبقہ کے لوگون سے برابر ملاکرین
اور اپنے کو کسی امر سے امتیاز نہ دین انہون نے
جو رسالے لکہی اور اسمین مضامین اخلاق قرآن
وحدیث مین گویا اونکو کہین نہ ملے تو لاچار ہوکر
بعض غیر ملت والون کے قصون سے اوسکا اثبات
کیا اور طریقہ محسن معاشرت وتجارت وغیرہ گویا
انکی شریعت مین نہین ہے اسلئے اوسکو اپنے غیر
مذہب کے طریقون سے حاصل کرنے کی لوگون کو
رغبت دلایا یہہ سب مضامین اون رسالون و
تصانیف مین ہین جنپر اونکی مصنفون ومؤلفون کو
آج وہ ناز وافتخار ہی کہ الامان الامان کل ایک پہ
دیکہا گیا جسکا محرک اوسکے ذریعہ سے نور اسلام چمکانے
اور طریقہ اسلامیہ کے اچہی طور سے شایع کرنیکا دعوی
کرتا ہی لیکن اوسکا چال چلن جو دریافت کیا گیا تو
معلوم ہوا کہ شریعت مدعوبہا کے مطابق نہین
پہر اوس نے ابتدا ہی پیرجون مین اُن امور کا اثبات

نزی شدومد سے دیکہا گیا جسکے نام سے بہی مسلمان
واقف نہین پس اس زمانہ مین اسلام کی حامی وہ لوگ
نہین ہین جنکو اصول اسلامیہ سے خبر نہین اور نہ انکا
چال چلن اسلام کے مطابق ہی اور جبتک یہہ نہوگا
اسلام کے کچہہ بہی بہبودی نہوگی بلکہ ان لوگون کی
پیروی سے اسلام کی اچہی باتین بہی مخالفین کے
خطرون مین میلے میلے معلوم ہونگی اسلئے ہم اسلام کی
سچی خیرخواہون کو آگاہ کرتے ہین کہ ان نئی حامیان
اسلام ومدعیان تہذیب واخلاق کی زہرآمیز حلوے
کو سمجہہ بوجہکر کہائین یعنے انکی تصانیف وتوالیف
کو بہت جانچکر پڑہین اور سنین اور آپکی چکنی
چکنی باتون اور لبہاتی تقریرون پر نہ فریفتہ ہوین
اور کبہی انکو خیرخواہ اسلام نہ تصور کرین بلکہ اسکو
اسلام مین ایک وسیسہ ورخنہ جانین اور ان لوگون
کو مخرب دین ومغیر اسلام سمجہین سچا حامی اسلام و
خیرخواہ شریعت اسیکو جانین جو سچی اسلام کا عامل و
عالم ہو اور مداہنت ونفاق ومصلحت وقت وغیرہ
ڈکوسلون کے نہ پابند ہون۔ آخر وما علینا
الا البلاغ۔ محمد عبداللہ از کلکتہ

قرآن مجید

شائقان کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ اندنون میور پریس
دہلی مین ایک ایسا نایاب اور لاجواب کلام مجید بخط جلی

چھپکر تیار ہوا ہی کہ جسکا ثانی آج تک ہفت اقلیم مین کوئی
کلام مجید نہین چھپا تہا زیادہ تعریف وتوصیف لکہنے کو
تو ایک دفتر چاہئے مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہی کہ اس کلام مجید
کے ہر صفحہ مین کمہول ۱۲ انچ اور عرض ۱۴ انچ کا ہی نو
سطرین قطعات کی قلم سے ہم ترجمہ وفوائد وغیرہ ایسی
خوشخط لکہی گئی ہین کہ جو قابل دید ہین ہر ایک سیپارے
اور ہر منزل کے اوّل اور آخر پر سرخ بیل عجیب ہی
لطف دکہاتی ہے اس پاک کلام مجید کی کامل جلد ضخامت
تیرہ سو صفحے کی اور پوری جلد وزنی بارہ سیر کی
ہے۔ قیمت فیجلد کاغذ ولایتی تیس روپیہ اور
کاغذ دیسی کے کہ وہ بھی مثل ولایتی کے دبیز ہے اور
ہر سطر مین رنگ حنا لیا گیا ہے۔ تیس روپیہ ہم محصول
مقرر ہے درخواست خریداری بمقام دہلی میور پریس
بنام اڈیٹر اخبار سفیر ہند ولٹن گزٹ
آنی چاہئے فقط۔

اشتہار تفسیر ثنائی

اردو سلیس مین یہ تفسیر تحریر کی گئی ہی اس تفسیر کی
چھ جلدین اور ایک مقدمہ ہی مقدمہ بھی ایک ضخیم کتاب
ہی جس مین خدا کی ذات وصفات اور نبوت اور ملائکہ
اور الہام اور دوزخ وجنت کی حقیقت سے بحث
ہے اور یا مدیون اور نیچریون اور دہریون اور
بے ہمون اور آریہ وغیرہم مخالفین کے شکوک کا جواب
باصواب ہے پہر مطالب قرآن کی تشریح اور عرب
کی حالت سابقہ اور مصطلحات قرآن کا بیان ہی
اور ساتون قرأت اور دیگر امور متعلقہ باصول تفسیر کا
بیان ہے یہ مقدمہ چھپ چکا بڑی تقطیع پر ساڑہے بارہ
جز مین ہے اسکی قیمت ہم محصول چار مین اول جلد کہ
جسکو باعتبار مقدمہ کے جلد ثانی کہا جاتا ہی وہ بھی
چھپ چکی اس مین ایک پارہ الم کی تفسیر ہے اوسی تقطیع
کلان پر تخمیناً تین سو صفحے مین ہر صفحہ پر آیات لکہے ہین
انکے نیچے ترجمہ بامحاورہ پہر خط کھینچکر اوسکی ترکیب نحوی پہر
جلی قلم سے لفظ تفسیر لکہکر اوسکے معنے لکہے ہین انکے بعد مفسرین
کے اقوال انمین سے قوی اور محکم کا بیان اور ہر آیت کا پہلی
آیت سے ربط اور شان نزول بروایات صحیحہ اور علم معانی
وبلاغت کی متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکہنے سے علاقہ رکہتی
ہین۔ اس جلد کی قیمت ہم محصول للہ رہین تیسری جلد زیر طبع
ہے اور جو حامیان اسلام ان سب جلدون کی قیمت پندرہ روپیہ
پیشگی دیکر مدد کرتے ہین یا یونہی بطور مدد کتاب کے تحفہ عنایت
فرماتے ہین انکی اسمائے گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین لہذا جو صاحب
ہمدردی اسلام سے پیشگی قیمت عطا فرمائین تو خاص مشتہر
کے پاس براہ راست بھیجین اور ہر جلد بھی قیمت
بھیجنے سے ملسکتی ہے چونکہ اسکے تمام جلدون کا چھاپنا بغیر
امداد مہتمم ممکن ہے۔ پس دردمندان اسلام اس مین
ہر طرح کی مدد سے کوتاہی نکرین۔ المشتہر محمد عبدالحق دہلوی کوچہ چیلان
کتب طب رد ہونے کا اعلان۔ اس اشتہار ذریعہ نمائی کا اعلان
اس کتاب مین بذریعہ خیالی قوت کل امراض کا علاج بلا استعمال دوا
مندرج ہے اس علم کی ایسی کتاب آج تک تصنیف نہین ہوئی اس قلیل عرصہ مین جسنے
یہ چھپا ہے قریب دو سو آدمی امراض مختلف الامراض شفا پا چکے ہین اس علاج مین